احتیاطاً سجدہ سہو کرنے کی عادت بنالینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک مسجد کا امام ہے، اس کی عادت ہے کہ جب بھی صلوٰۃ التسبیح پڑھاتا ہے، تو ہمیشہ احتیاطاً آخر میں سجدہ سہو کرتا ہے اور سجدہ سہو کا وہ پہلے سے بتا دیتا ہے کہ ہم احتیاطاً آخر میں سجدہ سہو کریں گے، خواہ نماز کا کوئی واجب ترک ہو یا نہ ہو، اب پوچھنا یہ ہے کہ زید کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ زید ہمیشہ سجدہ سہو کا سلام درودِ پاک پڑھنے سے پہلے پھیرتا ہے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت کی رو سے نماز کے واجباتِ اصلیہ میں سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، اذکار و تسبیحات میں کمی بیشی سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا، نیز نماز میں سجدہ سہو واجب نہ ہو تو بلا ضرورت سجدہ سہو کرنا نماز میں زیادتی ہے اور شرعاً ممنوع ہے، اور ایسا شخص احتیاطی سجدہ سہو کا سلام پھیرتے ہی نماز سے نکل جائے گا، اسی لیے اگر کسی امام نے احتیاطی سجدہ سہو کیا اور مسبوق مقتدی (جس کی امام کے ساتھ تمام یا بعض رکعتیں رہ جائیں) نے بھی امام کے ساتھ احتیاطی سجدہ سہو کر لیا، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، نیز جو شخص امام کے احتیاطی سجدہ سہو کرنے کے بعد اس کی اقتدا کرے گا تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی، البتہ امام و مُدرِک مقتدی (جو جماعت میں شروع سے آخر تک شامل رہا) کی نماز ادا ہو جائے گی۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کا صلوٰۃ التسبیح کی جماعت میں بغیر کسی سبب کے احتیاطی سجدہ سہو کرنا شرعاً ممنوع ہے، البتہ ایسی صورت میں زید اور مُدرِک مقتدیوں کی نماز ادا ہو جائے گی، لیکن اگر کوئی مسبوق مقتدی احتیاطی سجدہ سہو میں زید کی پیروی کرے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، نیز زید کے احتیاطی سجدہ سہو کرنے کے بعد اس کی اقتدا کرنے والوں کی نماز بھی نہیں ہوگی۔

یاد رہے کہ اگر کسی امام کی یہ عادت ہو کہ وہ جان بوجھ کر صلوٰۃ التسبیح کی جماعت میں ہمیشہ ہی درودِ پاک پڑھنے سے پہلے بغیر کسی سبب کے احتیاطاً سجدہ سہو کرتا ہے، تو وہ امام اپنے اس عمل کی وجہ سے گناہ گار بھی ہوگا، کیونکہ ایسا امام اگرچہ احتیاطی سجدہ سہو کے بعد درودِ پاک پڑھ بھی لے، مگر وہ نماز میں پڑھنا شمار نہیں ہوگا، کیونکہ وہ احتیاطی سجدہ سہو کا سلام پھیرتے ہی نماز سے نکل جائے گا، لہٰذا صلوٰۃ التسبیح کی جماعت میں درودِ پاک نہ پڑھنا اس کی عادت شمار ہوگا، جبکہ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درودِ پاک پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے اور اس کے ترک کی عادت بنالینا گناہ ہے نیز ایسے امام کے احتیاطی سجدہ سہو کرنے کی صورت میں اگر کوئی مسبوق مقتدی نماز میں شامل ہوگا تو اس کی نماز

فاسد ہو جائے گی اور مسبوق مقتدی کی نماز فاسد ہونے کا سبب امام کا احتیاطی سجدہ سہو ہو گا، اور اس کا قصوروار بھی امام ہی ہو گا۔

نماز کے واجبات اصلیہ میں سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں:

"سببه ترك واجب من واجبات الصلاة الأصلية سهوا وهو المراد بقوله بترك واجب لا كل واجب"

ترجمہ: سجدہ سہو کا سبب نماز کے واجبات اصلیہ میں سے کسی واجب کا سہواً ترک کرنا ہے، اور صاحب کنز الدقائق کے اس قول "واجب کو ترک کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے" سے یہی مراد ہے، نہ کہ ہر (طرح کا) واجب ترک کرنا۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد 2، صفحہ 101، دار الکتاب الإسلامی)

نماز میں پڑھی جانے والی تسبیحات میں کمی ہونے کی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، چنانچہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:

"لا يجب بترك السنة كالثناء والتعوذ والتسمية وتكبيرات الركوع والسجود وتسبيحاتها"

ترجمہ: (نماز میں کوئی) سنت ترک کرنے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا، جیسے ثناء، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات رکوع و سجود، **اور ان دونوں کی تسبیحات ترک کرنے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا۔** (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد 2، صفحہ 106، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

نماز میں بغیر سبب کے سجدہ سہو کرنے کے متعلق اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال (جس نماز میں سہو نہ ہوا اور سجدہ سہو کیا تو نماز جائز ہے یا نہیں؟) کے جواب میں لکھتے ہیں: "**بے حاجت سجدہ سہو نماز میں زیادت اور ممنوع ہے، مگر نماز ہو جائے گی۔** ہاں! اگر یہ امام ہے تو جو مقتدی مسبوق تھا یعنی بعض رکعات اس نے نہیں پائی تھیں، وہ اگر اس سجدہ بے حاجت میں اس کا شریک ہوا تو اس کی نماز جاتی رہے گی، لانہ اقتدی فی محل الانفراد (کیونکہ اس نے محلِ انفراد میں اس کی اقتدا کی)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 328، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مسبوق مقتدی احتیاطی سجدہ سہو میں امام کی اتباع کرے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، چنانچہ شمس الآئمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں:

"أن المسبوق لو تابع الإمام في سجود السهو تبين أنه لم يكن على الإمام سهو، فصلاة المسبوق فاسدة"

ترجمہ: مسبوق مقتدی نے اگر سجدہ سہو میں امام کی پیروی کی، پھر یہ ظاہر ہوا کہ امام پر سجدہ سہو واجب نہیں تھا تو مسبوق مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (المبسوط للسرخسی، باب سجود السھو، جلد 01، صفحہ 229، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

احتیاطی سجدہ سہو میں امام کی نماز سجدہ سہو کا سلام پھیرتے ہی ختم ہو جائے گا، چنانچہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال (امام بھول کر سجدہ سہو کرلے تو اس صورت میں نماز امام و مقتدین اور بعد سجدہ سہو کے جو مقتدی ملے ان سب کی نماز کیسی ہوگی؟ اور حقیقت میں سہو نہیں تھا۔) کے جواب میں لکھتے ہیں: "امام و مقتدیانِ سابق کی نماز ہو گئی، جو مقتدی اس سجدہ سہو میں جانے کے بعد ملے ان کی نماز نہیں ہوئی کہ جب واقع میں سہو نہ تھا، **دہنا سلام کہ امام نے پھیرا ختمِ نماز کا موجب ہوا یہ سجدہ بلا سبب لغو تھا، تو اس سے تحریمہ نماز کی طرف عود نہ ہوا اور مقتدیان ما**

بعد کو کسی جزء امام میں شرکت امام نہ ملی، لہذا ان کی نماز نہ ہوئی۔ "(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 185، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاوٰی فقیہ ملت میں ایک سوال (نماز میں سجدہ سہو واجب نہ تھا مگر کیا تو کیا حکم ہے؟) کے جواب میں ہے: "اگر وہ شخص منفرد ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں تھا، لیکن کیا تو اس کی نماز ہوگئی، اسی طرح اگر امام نے بلا ضرورت سجدہ سہو کیا تو مُدرک اور امام کی نمازیں ہو جائیں گی، **اس لئے کہ جب سہو واجب نہ ہو تو اس کی نیت سے سلام پھیرتے ہی نماز تمام ہو جاتی ہے۔**" (فتاوٰی فقیہ ملت، باب سجود السھو، جلد 01، صفحہ 397، مطبوعہ نشان منزل پبلی کیشنز لاہور)

بلاعذرِ شرعی نماز کو توڑنے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: "ان قطع الصلاۃ لا یجوز الا لضرورۃ" ترجمہ: **بیشک نماز کو توڑنا جائز نہیں مگر ضرورت کی وجہ سے۔** (الفتاوی الھندیۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ و یکرہ فیھا، جلد 1، صفحہ 109، دار الفکر بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: "نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے۔" (بھارِ شریعت، حصہ 4، صفحہ 697، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ناجائز کام کا سبب بننے والا کام بھی ناجائز ہوتا ہے، چنانچہ الھدایہ، تبیین الحقائق اور فتح القدیر میں ہے:

والنظم للاول "الأصل أن سبب الحرام حرام"

ترجمہ: اُصول یہ ہے کہ حرام کام کا سبب بھی حرام ہوتا ہے۔ (الھدایہ، جلد 04، صفحہ 374، مطبوعہ دار احیاء التراث)

جمہور فقہائے کرام کے نزدیک قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درودِ پاک پڑھنا سنت ہے، چنانچہ فتح القدیر، المبسوط للسرخسی اور فتح باب العنایہ میں ہے:

واللفظ للآخر: "(وبعد التشهد) الأخير (يصلي على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهي سنة عندنا ويسيء تاركها، وليست بواجبة، وعليه الجمهور)"

ترجمہ: قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ہمارے (احناف کے) **نزدیک سنت ہے، اس کا تارک اساءت کا مرتکب ہوگا،** نماز میں درود پڑھنا واجب نہیں ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔ (فتح باب العنایہ، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 267، دار الارقم، بیروت)

فتاوٰی امجدیہ میں ہے: "نماز میں **درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ** ہے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 75، مکتبہ رضویہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے، تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحق نار ہے۔" (بھار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 662، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0143

تاریخ اجراء: 18 جمادی الاولیٰ 1447ھ/10 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net